پر جرح و تعدیل کا کام دوسرے اصحابِ علم کے لیے چھوڑ دیا ہے کہ وہ خود قوی اور ضعیف یا غلط و صحیح کے درمیان امتیاز کریں ۔ چونکہ یہ تاریخ کی کتاب ہے ، احادیث کی کتاب نہیں اس لیے واقعات کی چھان بین میں اور جن حضرات سے واقعات منقول ہیں اُن کے علمی اور اخلاقی مقام کو متعین کرنے میں وہ احتیاط نہیں برتی گئی جو تدوینِ حدیث کے معاملے میں پیشِ نظر رکھی جاتی ہے ۔ اس لیے اس کتاب میں بہت سی غیر مستند چیزیں بھی جمع ہو گئی ہیں جن کی اہلِ علم نے پوری طرح نشاندہی کی ہے ۔ اس خامی کے باوجود یہ کتاب مستند مانی جاتی ہے اور شاید ہی کوئی مؤرخ ایسا ہو جو اس سے بے نیاز ہو سکا ہو ۔ کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت عمدہ ہے ۔

سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | تالیف : پروفیسر سید نواب علی صاحب ۔ شائع کردہ : مکتبۂ افکار ، رابسن روڈ ، کراچی ۔ صفحات ۴۵۸ ۔ قیمت بارہ روپے ۔

مغربی قوموں نے مشرقی اقوام ، خصوصاً مسلمانوں پر جب یلغار کی تو انہیں یہ محسوس ہوا کہ اس قوم سے تیر و تفنگ کا چھین لینا ، یا اسے معاشی طور پر برباد کر دینا اتنا مفید نہیں جتنا کہ اسے متاعِ ایمان سے محروم کر دینا ضروری ہے ۔ چنانچہ اس محاذ پر پیش قدمی کرنے کے لیے مستشرقین کی ایک فوج آگے بڑھی اور انہوں نے حضورِ سرورِ کائنات اور قرآن مجید پر مسلسل اور پیہم حملے شروع کیے ۔ بہت سے نامور اہلِ علم اسلام کے دفاع کے لیے آگے بڑھے ۔ ان میں سر سید ، امیر علی ، مولوی چراغ علی ، مولانا محمد علی جوہر ، علامہ شبلی اور پروفیسر سید نواب علی خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں ۔ سر سید کی علمی خدمات اپنی جگہ مگر یہ امرِ واقعہ ہے کہ وہ خود یورپ سے بڑے مرعوب تھے ۔ پھر اُن کی دینی معلومات بھی اتنی ٹھوس نہ تھیں کہ وہ اس محاذ پر جم کر مقابلہ کر سکتے ۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے نیک نیتی کے باوجود کئی ایک مقامات پر ٹھوکریں کھائیں ۔ امیر علی کا مطالعہ بڑا وسیع تھا اور وہ انگریزی زبان کے بڑے اونچے نثر نگار تھے لیکن اُن کے طرزِ استدلال میں بھی مرعوبیت کا رنگ پوری طرح جھلکتا ہے ۔ علامہ شبلی بڑی ٹھوس قابلیت کے عالم تھے ۔ انہوں نے مستشرقین کے اعتراضات کو سامنے رکھ کر

سیرتِ نبوی کی تدوین کا کام کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اُن کا یہ کام بڑا قابلِ قدر ہے اور سیرت نگاری میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب کے فاضل مصنّف پروفیسر نواب علی وہ صاحب علم ہستی ہیں جو علی گڑھ کی فضا میں پلنے کی وجہ سے سیرت نگاری میں نئے دور کے تقاضوں سے پوری طرح آشنا تھے۔ انہیں مستشرقین کی ریشہ دوانیوں کا اچھی طرح علم تھا۔ علمِ تقابلِ ادیان اُن کا خاص موضوع تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اسلامی علوم میں بھی کسی حد تک دسترس حاصل کرنے کی کوشش کی۔ چنانچہ انہوں نے مستشرقین کے اعتراضات کو سامنے رکھ کر، سیرت کے اصل ماخذ کی بنیاد پر یہ کتاب تحریر فرمائی۔ علامہ شبلی کی سیرت النبی اور پروفیسر نواب علی کی سیرت رسول اللہ دونوں ایک ہی جذبہ کے تحت اور ایک ہی خاکہ کے مطابق مرتب کی گئی ہیں۔ ان دونوں میں فرق صرف یہ ہے کہ علامہ شبلیؒ نے سیرتِ رسول کو اس انداز سے لکھا ہے کہ مستشرقین کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کا خود بخود ازالہ ہوتا ہے۔ پروفیسر نواب علی نے ان غلط فہمیوں کے براہِ راست جوابات دیئے ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار ۱۹۳۱ء میں شائع ہوئی اور ہر طبقے میں مقبول ہوئی۔ مگر کچھ عرصے سے یہ مفید تصنیف نایاب تھی۔ مکتبہ افکار نے اسے دوبارہ طبع کیا ہے۔

اس کتاب کی خوبیوں کے باوجود ایک نمایاں خامی جو شروع سے آخر تک نظر آتی ہے یہ ہے کہ اس کے مصنف بھی مغربی افکار سے بڑے مرعوب ہیں اور وہ بعض اعتراضات سے اس قدر خائف ہیں کہ انہوں نے شریعت کے بعض اساسی تصورات تک میں رد و بدل کرنے سے گریز نہیں کیا۔ مثلاً جنات کے بارے میں اُن کے نقطۂ نظر کو کسی طرح بھی صحیح نہیں کہا جا سکتا۔ یہی حال بعض دوسرے مباحث کا بھی ہے۔

اعتذار کاغذ کی گرانی نے ہمیں صفحات میں تخفیف کے باوجود قیمت فی پرچہ پچھتر پیسے کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ آئندہ حالات بہتر ہونے تک قیمت فی پرچہ یہی رہے گی۔ ایجنٹ صاحبان اور انفرادی خریدار نوٹ فرمالیں۔

(ادارہ)